

46857 - کیا فقراء کی مدد کے لیے فیملی فنڈ کمیٹی کو زکاة دینی جائز ہے

سوال

میرے پاس پانچ ہزار جنی (مصری کرنسی) ہے، اور اس پر ڈیڑھ برس گزر چکا ہے، تو اس مال میں کتنی زکاة واجب ہے؟

اور جب مال میں سے پانچ ہزار باقی بچے اور اس پر سال گزر گیا ہو تو اس میں کتنی زکاة واجب ہو گی؟
ہمارے ہاں خاندان میں فیملی کمیٹی کے نام سے ایک تنظیم ہے، اور میں فقراء خاندان کے لیے کمیٹی کو کچھ رقم ادا کرتا ہوں، مجھ سے اس کی ادائیگی میں تاخیر ہو گئی ہے تو کیا میں اس کی ادائیگی زکاة سے کر سکتا ہوں کیونکہ یہ صدقہ جاریہ میں شمار ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں:

اول:

جس کے پاس اتنی رقم ہو جو زکاة کے نصاب تک پہنچتی ہو اور اس پر اسلامی سال بھی گزر جائے تو اس میں زکاة واجب ہو جاتی ہے۔

اور کرنسی میں زکاة کا نصاب پچاسی گرام سونے یا پھر (595) گرام چاندی کی قیمت میں سے جو قیمت بھی کم ہو اتنی رقم ہے۔

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 103 - 104) اور مجموع فتاویٰ ابن عثیمین (18 / 248)۔

اس بنا پر آپ کے پاس پانچ ہزار کی جو رقم موجود ہے وہ نصاب کو پہنچتی ہے اور اس میں زکاة واجب ہے۔

دوم:

اور رہا اس میں واجب ہونے والی زکاة کی مقدار کتنی ہے تو وہ دس کا چوتھاحصہ، یعنی اڑھائی فیصد (2.5 %) اور پانچ ہزار میں سے زکاة کی مقدار ایک سو پچیس بنتی ہے۔

سوم:

جب نصاب کی ملکیت پر ایک اسلامی سال (ہجری) گزر جائے تو فوری طور پر اس کی زکاۃ نکالنی واجب ہو جاتی ہے، اور اس میں تاخیر کرنی جائز نہیں۔

دیکھیں: الشرح الممتع (6 / 186) .

تو اس بنا پر آپ کا زکاۃ کی ادائیگی میں چھ ماہ کی تاخیر کرنا بہت بڑی کوتاہی ہے، اس سے توبہ کرنی واجب ہے، اور جتنی جلدی ہو اس مال کی زکاۃ ضرور ادا کریں۔

چہارم:

آپ کا یہ کہنا کہ: (اور کیا جب رقم میں سے پانچ ہزار باقی بچ جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اس پر زکاۃ واجب ہوتی ہے)

اس کا جواب یہ ہے کہ: جب بھی سال گزرے اور آپ کے پاس نصاب کا مال موجود ہو اس میں زکاۃ واجب ہو گی، اور جب نصاب سے مال کم ہو جائے تو اس میں زکاۃ واجب نہیں، اور اگر پھر دوبارہ نصاب پورا ہو جائے تو اس میں پھر زکاۃ واجب ہو جائے گی، اور سال کا حساب اس وقت سے شروع ہو گا جب نصاب کو پہنچے۔

پنجم:

اور رہا مسئلہ فیملی کمیٹی کو زکاۃ دینے کا اس کے بارہ میں گزارش ہے کہ زکاۃ کے آٹھ مصارف ہیں جنہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مندرجہ ذیل فرمان میں بیان کیا ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالیٰ علم والا اور حکمت والا ہے التوبة (60) .

اور فقراء و مساکین رشتہ داروں کو زکاۃ کی ادائیگی کرنا دوسروں کو زکاۃ دینے سے افضل اور بہتر ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہی ہے، اور رشتہ دار پر دو ایک تو صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی "

سنن نسائی حدیث نمبر (2582) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لہذا فیملی کمیٹی میں زکاۃ رکھنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ کمیٹی کے خزانچی کو یہ بتا دیں کہ یہ زکاۃ کا مال ہے، تا کہ وہ اسے زکاۃ کے شرعی مصارف میں خرچ کرے، جو مندرجہ بالا آیت میں بیان ہوئے ہیں، تا کہ وہ فوری طور پر اسے ادا کرنے کی کوشش کرے۔

واللہ اعلم .